الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

دار الافتاء والقضاء

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر	32301	نام	عبداللہ	مطلوب	عمومی
تاریخ	12/14/2017	پتہ	کراچی		
رابطہ نمبر		موضوع	النکاح فی الافلام		
ای میل		کاتب	مفتی عطاء اللہ اسماعیل		

محترم جناب مفتی صاحب

ایک سوال ہے جس پر آپ سے فتویٰ چاہیے، سوال یہ ہے کہ اسلام میں نکاح میاں بیوی کی رضامندی اور دو لوگوں کی گواہی میں ہونا ضروری ہے، تو جس طرح فلموں، ڈراموں میں ایکٹنگ کے طور پر ان شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے نکاح کیا جاتا ہے تو کیا اس عملی تقاضہ سے (عملی طور پر، حقیقت میں بھی) نکاح ہو گیا ہے؟ کیونکہ گواہ بھی موجود ہیں اور رضامندی بھی ظاہر ہو رہی ہے۔ شکریہ

الجواب حامداً ومصلیاً

فلموں اور ڈراموں میں عموماً ڈرامہ نگار (رائیٹر) کی لکھی ہوئی فرضی کہانی کو حقیقت کے جامہ میں پیش کرنے کیلئے اس کی عکاسی کی جاتی ہے، اور اگر رائٹر نے کہانی کے کسی کردار کی شادی کی صورت لکھی ہو تو اداکار ان کا روپ دھار کر مرد وعورت کی صورت میں محض اس کہانی میں لکھے ہوئے ایجاب وقبول کے الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ان الفاظ کو دہراتے ہیں اور یہ اس کہانی کے اصل کرداروں کے الفاظ کی حکایت ہوتی ہے، اداکاروں کا ایک دوسرے کے ساتھ انشاء نکاح کا کوئی قصد نہیں ہوتا، چنانچہ یہ کردار بعض دفعہ شادی شدہ عورتیں بھی نبھاتی ہیں، اسلئے اگر عکاسی ہی مقصود ہو تو شرعاً اس سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

فی الهداية : قال : النكاح ينعقد بالإيجاب والقبول بلفظين يعبر بهما عن الماضي لأن الصيغة وإن كانت للإخبار وضعا فقد جعلت للإنشاء شرعا دفعا للحاجة ، الخ (185/1)۔

وفی التاتارخانية : و فی الذخيرة : قال واحد من اهل المجلس للمطربة : "**این بیت بگو کہ من بتو دادم کہ تو جان منی**" فقالت المطربة ذلک ، فقال الرجل : "**من پزیرفتم**" اذا قالت على وجه الحكاية فقيل : لا ينعقد النكاح، لانها اذا قالت على وجه الحكاية لا تكون قاصدة للايجاب اھ (ج2 ص 582)------------------------------------ والله اعلم بالصواب۔

عطاء اللہ عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی

30/ربیع الاول/1439ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

رئیس

رئیس

19/12/17